اردو

کمال الدین
وتمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الأقدم
الصدوق
ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی
المتوفی سنہ ۳۸۱

ناشر
الکساء پبلیشرز
آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	کمال الدین وتمام النعمہ
تالیف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تصیح و تحقیق	علی اکبر غفاری
ترجمہ	گروہ مترجمین
نظر ثانی	سید عطا محمد عابدی
تزئین	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	شگفتہ کمپوزنگ اینڈ گرافک سینٹر
اشاعت اول	اگست 1999ء ربیع الثانی 1420 ھ
اشاعت دوئم	جولائی 2002 ربیع الثانی 1423 ھ
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۳۰۰ روپے

الکساء پبلیشرز

آر ۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

ہو گئی ہے ۔ پھر ابو بکرؓ ان کے پاس آئے جبکہ لوگ عمرؓ کی اس بات سے تعجب اور حیرت کرتے ہوئے ان کے اردگرد جمع ہو گئے تھے ابو بکرؓ نے کہا اے عمرؓ توقف کرو اور جس چیز کی تم قسم کھا رہے ہو اس سے رک جاؤ ۔ یقیناً اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے **انک میت وانھم میتون** ۔ (سورۃ زمر آیت ۳۰) "اے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم بھی مرجاؤ گے اور وہ بھی مرجائیں گے"۔

عمرؓ نے کہا ۔ کیا سچ مچ یہ آیت کتاب خدا میں ہے اے ابو بکرؓ؟ انہوں نے کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمدؐ نے موت کا مزہ چکھ لیا ہے ۔ حالت یہ تھی کہ عمرؓ پورے قرآن کو پڑھ نہیں چکا تھا یا یاد نہیں کیا تھا ۔

کیسانیہ فرقہ:

اس کے بعد کیسانیہ فرقہ نے اس بارے میں غلطی کی یہاں تک کہ انہوں نے محمد بن حنفیہ قدس اللہ روحہ کیلئے غیبت کا دعویٰ کر ڈالا اور سید بن محمد حمیری رضی اللہ عنہ نے اس عقیدہ کو اپنا لیا اور اس سلسلے میں یہ اشعار کہے ۔

ألا إنَّ الائمّة من قریش ولاۃ الأمر اربعة سواء

آگاہ رہو یقیناً قریش میں سے جو ائمہ ہیں وہ چار صاحبان امر، جو سب کے برابر ہیں

عليٌّ والثلاثة مِن بنيه هُم أسباطنا و الأوصياء

علیؑ اور ان کے تینوں فرزند وہی ہمارے اسباط اور اوصیاء ہیں

فسبطٌ سبط إيمان وبرٍّ وسبطٌ قد حوته كربلاء

ایک سبط وہ ہے جو مجسمہ ایمان اور نیکی ہے اور ایک سبط وہ ہے جسے کربلاء نے اپنے دہن میں لیا

وسبطٌ لايذوق الموت حتّیٰ يقود الجيش يقدمه اللّواء

اور ایک سبط وہ ہے جو موت کا ذائقہ نہیں چکھے گا یہاں تک کہ ایک لشکر کی قیادت کرے جس کے آگے آگے پرچم ہوگا

يغيب فلايُرى عنّا زماناً برضوى عنده عسلٌ و ماء

وہ غائب ہوگا ایک زمانے تک اور ہمیں دکھائی نہیں دے گا اور رضویٰ میں اس کے پاس شہد اور پانی ہوگا

اور انہی کے بارے میں سید رحمہ اللہ علیہ نے یہ اشعار بھی کہے ہیں ۔

أيا شعب رضوى مالمن بک لایُری فحتّی متی یخفی وأنت قریبٌ

اے درہ رضویٰ کیوں وہ دکھائی نہیں دے رہا ہے جو تیرے یہاں ہے اور کب تک مخفی رہے گا جبکہ تو قریب ہے

فلوغاب عنّاعمر نوح لایقنت	منّا النّفوس بأنّه سیؤوب
اگرچہ وہ نوح کی عمر کے برابر ہم سے غائب رہیں	مایوس نہیں ہوں گے ہمارے دل اس بات سے کہ وہ واپس آئیں گے

اور سید نے ان کے بارے میں یہ بھی اشعار کہے ہیں۔

ألاحیّ المقیم بشعب رضوی	واهدله بمنزله السّلاما
اے درہ رضویٰ میں مقیم بستی والو	اے اس کی منزل میں سلام کا تحفہ پیش کرو
وقل : یا ابنَ الوصیِّ فدتک نفسی	أطلت بذلک الجَبَل المقاما
اور کہو : اے وصی کے فرزند میری جان تم پر فدا ہو	آپ نے اس پہاڑی پر اپنے قیام کو طول دیا
فمرَّ بمعشر والوک مِنّا	وسمّوک الخلیفۃ و الا ماما
اب ہم میں سے جو تم سے محبت رکھتے ہیں ان کے پاس آؤ	جنہوں نے آپ کو خلیفہ اور امام کا نام دیا
فما ذاق ابن خولۃ طعم موت	ولا وارت له أرض عظاما
خولہ کے بیٹے نے موت کا مزا ابھی تک نہیں چکھا ہے	نہ ہی زمین نے اس کی ہڈیوں کو چھپایا ہے۔

موصوف سید غیبت کے معاملہ میں گمراہ ہی رہے اور اس کو محمد بن حنیفہ کے ساتھ متعلق سمجھتے رہے یہاں تک کہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے ان کی ملاقات ہوئی اس دوران آپؑ کے اندر امامت کی علامات اور وصایت کی نشانیوں کو پایا اور آپؑ سے غیبت کے بارے میں سوال کیا آپؑ نے فرمایا کہ یہ حق ہے لیکن یہ ائمہ علیہم السلام میں سے بارہویں فرد پر واقع ہوگی اور محمد بن حنیفہ کی موت کی آپؑ نے سید کو خبر دی اور اپنے پدر بزرگوار (امام محمد باقرؑ) کو ان کے دفن ہونے کا گواہ بنایا۔ پس سید اپنی سابقہ باتوں سے پلٹ گئے اور اپنے عقیدہ سے توبہ کی اور حق کے واضح اور روشن ہونے کے بعد اس کی طرف واپس پلٹے اور امامت سے قریب ہوتے گئے۔

مجھ سے بیان کیا عبدالواحد بن محمد العطار نیشاپوریؒ نے انہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے علی بن محمد قتیبہ نیشاپوری نے روایت کرتے ہوئے حمدان بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے حیان السراج سے انہوں نے کہا: میں نے سید بن محمد حمری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: میں پہلے غلو کی باتیں کرتا تھا اور محمد بن علیؑ ابن حنیفہ کی غیبت پر اعتقاد رکھتا تھا اور یوں ایک عرصہ تک اس گمراہی اور ضلالت میں گزاری پس اللہ تعالیٰ نے جعفر بن محمد صادقؑ کے توسط سے مجھ پر احسان فرمایا اور مجھے جہنم کی آگ سے بچالیا۔ اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت